17 نومبر 2014ء

ڈیجیٹل فنانس کے ذرائع سے مالی خدمات تک رسائی میں تیزی سے اضافہ ہوسکتا ہے: وفاقی وزیرخزانہ اسحاق ڈار

وفاقی وزیرخزانہ اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ ڈیجیٹل فنانس کے ذرائع مالی خدمات تک رسائی میں تیزی سے توسیع کا باعث بن سکتے ہیں خصوصاً ان لوگوں کے لیے جو ابھی ان خدمات سے استفادہ نہیں کر رہے، اور اس طرح ملک کی معاشی نمو کو فروغ مل سکتا ہے۔

وہ اسلام آباد میں اسٹیٹ بینک آف پاکستان کی برانچ لیس بینکاری کے متعلق بین الاقوامی کانفرنس بعنوان ''مالی شمولیت کے لیے ڈیجیٹل فنانس میں اختراعات'' سے خطاب کر رہے تھے۔ کانفرنس میں پاکستان ٹیلی کمیونی کیشن اتھارٹی، نیشنل ڈیٹا بیس اینڈ رجسٹریشن اتھارٹی، ڈپارٹمنٹ فار انٹرنیشنل ڈویلپمنٹ اور عالمی بینک سے منسلک کنسلٹیٹو گروپ ٹو اسسٹ دی پور کے سربراہان اور نمائندوں نے بھی شرکت کی۔

کانفرنس میں حکومت، پالیسی مشاورت کی عالمی تنظیموں، مالی خدمات فراہم کرنے والے اداروں، ٹیلی کام شعبے اور ڈونرز کے 300 سے زائد نمائندوں نے شرکت کی۔

اسحاق ڈار نے کہا کہ ڈیجیٹل ادائیگی حکومتی ادائیگیوں کے لیے مؤثر اور شفاف ذریعہ ثابت ہوسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت سے فرد (جی ٹو پی) ادائیگیوں کو ڈیجیٹل بنا کر ہماری حکومت اچھی گورننس کے فریم ورک کو مضبوط بنائے گی۔ انہوں نے انکم سپورٹ پروگراموں اور ملکی سطح پر بے گھر افراد (آئی ڈی پیز) کے لیے حکومت کی سماجی فلاح کی اسکیموں کو ڈیجیٹل بنانے کے کامیاب تجربے کو سراہا۔ انہوں نے سرکاری ریٹیل ادائیگیوں کو ڈیجیٹل بنانے کا روڈ میپ وضع کرنے کے لیے اقوام متحدہ کی Better-Than-Cash-Alliance جیسی ایجنسیوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کی حکومت کی خواہش کا اظہار بھی کیا۔ مزید برآں، انہوں نے چھوٹے کاشتکاروں اور پنشنروں تک خدمات کا دائرہ وسیع کرنے کے لیے ڈیجیٹل فنانس کو مزید ترقی دینے کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے صارفین کی شکایات کا ازالہ کرنے کا طریقہ کار بہتر بنانے کی ہدایت کی۔

انہوں نے ملک میں مالی شمولیت کو بہتر بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک کی دوررس بصیرت اور عزم کو سراہتے ہوئے کہا کہ اسٹیٹ بینک کا مالی شمولیت کا پالیسی فریم ورک اور برانچ لیس بینکاری ماڈلز دنیا بھر میں تسلیم کیے جاتے ہیں۔ پاکستان کے مائیکروفنانس اور برانچ لیس بینکاری شعبوں میں بیرونی سرمایہ اور اختراعی ٹیکنالوجیز آئی ہیں۔

انہوں نے اس مسئلے کو ترجیح دینے کی خاطر نو قائم شدہ 'نیشنل فنانشل انکلوژن کونسل' کے ذریعے ایسی کاوشوں میں ذاتی طور پر شامل ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ اس کونسل میں متعلقہ وزارتوں، محکموں، مالی اور ٹیلی کام ضابطہ کار اداروں اور انڈسٹری کے اہم متعلقہ فریقوں کے ارکان شامل ہوں گے جو ڈیجیٹل مالی شمولیت کے لیے سرگرمیوں اور قومی اہداف کی نگرانی کریں گے۔

قبل ازیں گورنر اسٹیٹ بینک آف پاکستان اشرف محمود وتھرا نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہمارے معاشرے میں مالی بیگانگی (financial exclusion) بہت زیادہ ہے جس کی بنا پر لوگ ادائیگیوں اور بچت کے معاملے میں نقد رقم پر بہت زیادہ انحصار کرتے ہیں حالانکہ نقد رقم استعمال کرنے کا یہ طریقہ نہ صرف کاروبار کے لیے بلکہ بحیثیت مجموعی سب لوگوں کے لیے پُرخطر، مہنگا اور دشوار ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسٹیٹ بینک کی نگرانی میں اقدامات سے مارکیٹ میں برانچ لیس بینکاری کے شعبے میں اختراع اور نمو بڑھانے کی تحریک پیدا ہوئی۔ انہوں نے اس شعبے میں نمو کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا کہ برانچ لیس بینکاری کے لین دین کا اوسط حجم 5,600 روپے ہے جس سے پتہ چلتا ہے کہ اب ہم غریب اور کم آمدنی والے گروپوں تک پہنچ رہے ہیں۔

اسٹیٹ بینک کے گورنر نے ڈیجیٹل فنانس میں آنے والی اختراعات کو بھی خوش آئند قرار دیتے ہوئے کہا کہ برانچ لیس بینکاری کی کامیابی کا انحصار اس بات پر ہے کہ ہمارے بینک ایجنٹوں کا نیا نیٹ ورک کس طرح تیار کرتے ہیں یا موجودہ نیٹ ورک کو کس طرح مؤثر طور پر استعمال کرتے ہیں، تاکہ سم (SIM) کے بہت بڑی تعداد میں موجود صارفین کو بینک

اکاؤنٹ ہولڈرز میں تبدیل کرسکیں۔ برانچ لیس بینکاری ماحول کے ارتقا کے ساتھ ساتھ تبدیلی کا یہ عمل جاری ہے۔انہوں نے مزید کہا کہ عام مالی مصنوعات تک رسائی سے لوگوں کی زندگی پر ایک حقیقی اور مثبت اثر پڑے گا۔

ڈی ایف آئی ڈی پاکستان کے سربراہ رچرڈ منٹگمری نے کہا کہ ڈی ایف آئی ڈی، مالی شمولیت کے لیے اختراعی طریقوں کو فروغ دینے میں شراکت داری چاہتا ہے۔اسٹیٹ بینک کی ڈی ایف آئی ڈی کی شراکت کی کامیابی کے پیش نظر موجودہ 'مالی شمولیت پروگرام' کے تحت اس شراکت میں مزید پانچ سال کے لیے توسیع کردی گئی ہے۔

چیئر مین پی ٹی اے اور چیئر مین نادرا نے بھی اس موقع پر تقاریر کیں اور پاکستان میں برانچ لیس بینکاری کی نمو میں تعاون کا عزم ظاہر کیا۔

کانفرنس کے دوران ڈیجیٹل مالی شمولیت کے فروغ کے لیے مفاہمت کی دو یادداشتوں پر بھی دستخط کیے گئے۔پہلی یادداشت پر گورنر اسٹیٹ بینک اور چیئر مین نادرا نے دستخط کیے جس کے تحت ایم والٹ (m-wallet) کا ہر اکاؤنٹ کھولنے کے تصدیقی عمل کی لاگت کم کر کے 10 روپے تک لائی جائے گی۔اس اقدام سے بینکوں اور کلائنٹس کی لین دین کی لاگت کم ہوگی اور صارف کی شناخت اور تصدیق کا عمل بہتر ہوگا جس سے موبائل اکاؤنٹس کے کھلنے کی رفتار میں تیزی آئے گی۔مفاہمت کی دوسری یادداشت پر گیٹس فاؤنڈیشن اور ڈی ایف آئی ڈی کے مابین دستخط ہوئے جس کے تحت 'کار انداز' میں جو پاکستان میں چھوٹے اور ابھرتے ہوئے کاروبار کی مدد کرنے کے لیے ایک نو قائم شدہ کمپنی ہے، ایک ڈیجیٹل مالی شمولیت یونٹ کھولا جائے گا۔

☆☆☆☆☆